عید غدیر

قائد ملت مولانا سید کلب جواد نقوی صاحب قبلہ

آیہ ''یَاأَیُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَبِّکَ۔ غدیر کے موقع پر نازل ہوئی۔

حافظ ابن مردویہ، ابوسعید خدری سے روایت کرتے ہیں کہ آیہ ''بلغ'' غدیر خم کے موقع پر نازل ہوئی۔ دوسری روایت عبداللہ بن مسعود سے کرتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں: ''کنا نقرء فی عهد رسول اللّٰہ یا ایها الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک ان علیا ولی المومنین و ان لم تفعل فما بلغت رسالته۔

(شوکانی فی فتح القدیر در منثور، ج ۲ ص ۲۹۸)

ابواسحاق ثعلبی اپنی تفسیر ''کشف البیان'' میں امام محمد باقرؑ سے روایت کرتے ہیں: ''ان معناها بلغ ما انزل الیک من ربک فی فضل علی بن ابی طالب۔ فلما نزلت اخذ رسول اللّٰہ بید علی فقال من کنت مولاہ فعلی مولاہ۔ اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ اے رسول پہنچا دیجئے وہ بات کہ جو علی بن ابی طالبؑ کی فضیلت میں نازل ہوئی ہے۔ تو جب یہ آیت نازل ہوئی رسولؐ نے علی کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: من کنت مولاہ فعلی مولاہ۔

حافظ ابوالقاسم ابن عساکر شافعی، ابوسعید خدری سے روایت کرتے ہیں: آیۃ بلغ نزلت یوم غدیر خم فی علی بن ابی طالب۔ (در منثور، ج ۲ ص ۲۹۸) آیہ بلغ غدیر خم کے دن بھی علی بن ابی طالب کے بارے میں نازل ہوئی۔

فخر الدین رازی تفسیر کبیر، ج ص ۶۶۳: العاشر، نزلت الایة فی فضل علی و لما نزلت هذه الایة اخذ بیده و قال من کنت مولاہ فعلی مولاہٗ اللهم وال من والاہٗ و عاد من عاداہ۔ فلقی عمر رضی اللّٰہ عنه و قال هنیئاً لک یابن ابی طالب اصبحت مولائی و مولیٰ کل مومن و مومنة۔ وهو قول ابن عباس و براء بن عازب و محمد بن علی۔

دسویں وجہ یہ ہے کہ آیت نازل ہوئی ہے امیر المومنین کی فضیلت کے بارے میں۔ اور جب یہ نازل ہوئی تو رسالت مآبؐ نے حضرت علی کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا۔ جس کا میں مولا ہوں اس کے علی مولا ہیں۔ اے اللہ تو اس سے محبت رکھ جو علی سے محبت رکھے اور تو اس کو دشمن رکھ جو علی سے دشمنی رکھے۔ تو عمر نے حضرت علیؑ سے ملاقات کی اور کہا مبارک ہو اے ابوطالب کے فرزند تم میرے اور ہر مومن و مومنہ کے مولا قرار پا گئے۔ یہ ابن عباس، براء بن عازب، اور محمد بن علی (امام محمد باقرؑ) کا قول ہے۔

شیخ الاسلام ابواسحاق حموینی اپنی کتاب فرائد السمطین میں اپنے مشائخ ثلاثہ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ یہ آیت علی کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

سید علی ہمدانی مودۃ القربیٰ میں براء بن عازب سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے واقعہ غدیر بیان کرنے کے بعد کہا: **وفیہ نزلت، یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک۔** اسی واقعہ کے بارے میں آیہ بلغ نازل ہوئی۔ ہم نے صرف چند کتابوں پر اکتفا کی ہے علامہ امینی نے تیس حوالے علماء اہلسنت کی کتابوں کے پیش کئے ہیں کہ آیہ بلغ غدیر کے موقع پر نازل ہوئی۔

(اگر زیادہ تحقیق مطلوب ہے تو ''الغدیر'' ج۱، ص ۲۳۰-۲۱۴ ملاحظہ ہو)

آیہ: الیوم اکملت۔۔۔ کا نزول غدیر کے دن

حافظ بن مردویہ اصفہانی ابوسعید خدری سے روایت کرتے ہیں کہ آیہ الیوم اکملت غدیر کے دن امیرالمومنین کے بارے میں نازل ہوئی۔ پھر ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ ۱۸؍ذی الحجہ کا دن تھا۔

(تفسیر ابن کثیر، ج ۲ ص ۱۴)

سیوطی نے درمنثور جلد ۲ صفحہ ۲۵۹ میں ابوسعید خدری سے روایت کی ہے کہ غدیرخم کے موقع پر جب رسولؐ نے اعلان ولایت علی کیا تو آیہ **''الیومَ اکمَلتُ لکُم دینکُم۔''** نازل ہوئی۔

ابن مردویہ اور ابن عساکر نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ ۱۸؍ذی الحجہ غدیرخم کے موقعہ پر جب رسولؐ نے علیؑ کے بارے میں **''من کُنت مولاہ''** فرمایا تو آیہ **''الیوم اکملت لکم دینکم۔''** نازل ہوئی۔

(الاتفاق، ج۱ ص ۳۱)

خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ جلد ۸ صفحہ ۲۹۰ پر دو طریقوں سے ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ جو ۱۸؍ذی الحجہ کو روزہ رکھے اس کو ساٹھ روزوں کا ثواب حاصل ہوتا ہے۔ کیونکہ یہی یوم غدیرخم ہے جس میں رسالت مآبؐ نے علیؑ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا تھا: **الست اولیٰ بالمومنین من انفسھم۔** (ترجمہ: کیا میں مومنین کے نفسوں پر اولیت نہیں رکھتا) سب نے کہا: **بلیٰ رسول اللّٰہ۔** تو رسول اللہ نے فرمایا: **من کُنت مولاہ فعلی مولاہ۔** عمر خطاب نے مبارکباد دی۔ **بخ بخ یا بن ابی طالب اصبحت مولائی و مولیٰ کل مومن۔** (ترجمہ: مبارکباد ہو مبارک ہو اے ابوطالب کے بیٹے تم میرے اور تمام مومنین کے مولا قرار پائے) تو اللہ نے آیہ: **الیوم اکملتُ لکم دینکم۔** نازل فرمائی۔

علامہ امینی نے سولہ معتبر و مشہور علماء اہلسنت کا ذکر مع حوالہ کتب کے فرمایا ہے۔ جنھوں نے **''الیوم اکملتُ لکم دینکم''** کا نزول غدیر کے موقع پر تحریر کیا ہے۔

آیۂ اکمال دین کے غدیر کے دن نزول کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ تفسیر رازی، جلد ۲ صفحہ ۵۲۹ پر لکھا ہے کہ علماء آثار کے نزدیک یہ بات ثابت ہے کہ یہ آیہ **''الیوم اکملت لکم دینکم۔''** کے نزول کے بعد رسالت مآبؐ اکیاسی، بیاسی دن زندہ رہے۔ امتاع مقریزی، صفحہ ۵۴۸، تاریخ ابن کثیر، جلد ۶ صفحہ ۳۳۲ وغیرہ میں بھی یہی

ہے۔ تو اگر یوم غدیر اور ۱۲ ربیع الاول، یوم وفات رسالت مآبؐ کو شمار سے نکال دیا جائے تو صرف ایک دن کی بھول چوک قرار پاتی ہے۔ لیکن اگر آیۂ کریمہ کے نزول کو عرفہ کے دن قرار دیا جائے (جیسا کہ بعض اہلسنت کا خیال ہے) تو یوم وفات میں زیادہ فرق قرار پاتا ہے۔

عید غدیر یوم عید

البیرونی نے اپنی کتاب ''الآثار الباقیة فی القرون الخالیه'' صفحہ ۳۳۴ پر یوم غدیر کے لئے لکھا ہے: **''مما استعمله اهل الاسلام من الاعیاد۔''** اہل اسلام نے اس کو عید کا دن قرار دیا ہے۔

ابن طلحہ شافعی نے مطالب السئول صفحہ ۵۳ پر عید غدیر کے دن ولایت امیر المومنین کے اعلان کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے: **وصار ذالک الیوم عید او موسما لکونه وقتا لض فیه رسول اللهؐ بهذه المنزلة العلیه و شرفه بها دون الناس کلهم۔** یہ دن عید کا اور مسرّت کا دن قرار پایا کیونکہ یہ وہ دن ہے جس دن رسالت مآبؐ نے حضرت علیؑ کو اس بلند مرتبہ اور شرف سے نوازا جو اُن کے علاوہ کسی کو بھی حاصل نہ ہوا۔

امیر المومنین کو مبارکبادیاں

روضة الصفا، جزء دوم کی جلد اول صفحہ ۱۷۲ حدیث غدیر کے ذکر کے بعد ہے۔ **ثم جلس رسول اللهؐ فی خیمة تخص به و امر امیر المومنین ان یجلس فی خیمة اخری و امر اطباق الناس بان یهنئو علیا فی خیمته ولما فرغ الناس من التهئنه له امر رسول اللهؐ امهات المومنین بان یسرن الیه و بهئنهٔ ففعلن و ممن هناهٔ من الصحابه عمر بن خطاب فقال هیئنا لک اصبحت مولایا و مولا جمیع المومنین و المومنات۔**

اعلان ولایت کے بعد رسالت مآبؐ اپنے مخصوص خیمہ میں تشریف لے گئے اور امیر المومنین کو حکم دیا کہ دوسرے خیمہ میں تشریف رکھیں اور ہر طبقہ کے لوگوں کو حکم دیا کہ علیؑ کو مبارکباد دیں جب سب مبارکباد دے چکے تو امہات المومنین کو حکم دیا کہ وہ بھی مبارکباد دیں۔ مبارکباد دینے والوں میں عمر بن خطاب بھی تھے۔ جنھوں نے کہا مبارک ہو کہ آپ میرے اور تمام مومنین کے مولا ہو گئے۔

تاریخ حبیب السیر جزء سوم کی پہلی جلد صفحہ ۱۴۴ پر امیر المومنین کا مخصوص خیمہ میں تشریف رکھنا رسولؐ کا تمام صحابہ کو مبارکباد کا حکم دینا خلیفہ ثانی کے نام کی تصریح کے ساتھ اور امہات المومنین کا مبارکباد دینا یہ سب روضة الصفا کے مطابق ہے۔

امام احمد بن حنبل نے اپنی مسند کی جلد ۴ صفحہ ۲۸۱ پر براء بن عازب سے واقعہ غدیر روایت کرتے ہوئے کہا ہے: **فلقیه عمر بعد ذالک فقال هنیئا لک یابن ابی طالب اصبحت و امسیت مولیٰ کل مومن و مومنه۔** اس کے بعد عمر نے ملاقات کی اور کہا اے ابوطالب کے بیٹے مبارک ہو تم میرے اور ہر مومن و مومنہ کے مولیٰ قرار پا گئے۔

حافظ ابوجعفر محمد بن جریر طبری اپنی تفسیر جلد ۳ صفحہ ۴۲۸ پر حدیث غدیر کے ذکر کے بعد لکھا ہے: **فلقیه**

عمر فقال هنیئا لک یا بن ابی طالب اصبحت مولائی و مولا کل مومن و مومنة وهو قول ابن عباس و براء بن عازب و محمدؐ بن علی علیہ السلام

ابن حجر عسقلانی نے صواعق محرقہ صفحہ ۲۶ پر دارقطنی بغدادی سے نقل کیا ہے کہ واقعہ غدیر کے بعد عمر اور ابوبکر نے علی سے کہا: **امسیت یا بن ابی طالب مولیٰ کلّ مُومِنٍ و مُومِنَه۔**

صرف چند حوالے دیئے گئے ہیں اگر تفصیل دیکھنا ہوتو ''الغدیر'' جلد ا صفحہ ۲۶۹ تا ۲۸۳ ملاحظہ ہو۔

مذکورہ بالا حوالوں سے معلوم ہوتا ہے کہ جو کچھ شیعوں کی کتب احادیث میں واقعہ غدیر کی تفصیل تحریر ہے تقریباً وہ سب اہلسنت کی کتابوں میں موجود ہے۔

مولیٰ کے معنی

نعمانی صاحب نے تحریر کیا ہے ''مولا کے معنی غلام کے بھی ہیں آقا کے بھی ہیں آزاد کردہ غلام کے بھی ہیں حلیف کے بھی ہیں۔ دوست اور محبوب کے بھی ہیں۔ رسول اللہ کے ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ میں جس کا محبوب ہوں علی بھی اس کے محبوب ہیں۔'' لیکن مذکورۂ بالا روایات کی روشنی میں یہ معنی کس طرح سمجھ میں آسکتے ہیں۔ جب لفظ کئی معنوں میں مشترک ہوتو وہی معنی مراد لئے جاسکتے ہیں جس کے قرائن ہوں۔ اتنے بڑے مجمع کو اس قدر سخت گرمی میں تپتے ہوئے ریگستان میں روکنا کہ لوگ پیروں کے نیچے کپڑے رکھے ہوں۔ پالان شتر کا منبر بنوا کر خطبہ کہنا، اپنی خدمات کا اقرار لینا، اس کے بعد علیؑ کے لئے بس اتنی سی بات کہنا جس کا میں دوست ہوں علی بھی اس کے دوست ہیں!! حالانکہ قرآن کی آیات پہلے سے اعلان کر چکی تھیں۔ **انما المومنون اخوة۔** (مومن ایک دوسرے کے بھائی ہیں) **اصبحتم بنعمته اخوانا۔** (اللہ کی نعمت کی بنا پر ایک دوسرے کے بھائی ہوگئے) **الف بین قلوبھم۔** (اللہ نے مومنین کے دلوں میں ایک دوسرے کی الفت قرار دی) صحابہ کے متعلق آپ کو یہ خیال نہ کرنا چاہئے کہ اتنی آیات کے باوجود رسول کے بھائی اور داماد سے دل میں کدورت رکھتے ہوں گے اور اگر بقول آپ کے کچھ کے دلوں میں کدورت تھی بھی تو ان کو بلا کر سمجھا دینا چاہئے تھا اس سب اہتمام کی کیا ضرورت تھی۔ پھر اہلسنت کی کتب کے منقولہ حوالہ جات کی بنا پر اس میں خصوصی مبارکباد اور دو دو آیتوں **''بلغ ماانزل الیک''**، **''الیوم اکملت لکم دینکم۔''** کے نزول کا کیا موقع تھا؟ اور یہ اعلان بھی رسالت مآبؐ اپنی وفات سے تقریباً اسّی دن پہلے فرمارہے ہیں۔

کیا قرائن حالیہ ومقالیہ سے مولا کے معنی اولیٰ بالتصرف کے معین نہیں ہوجاتے۔ جب کہ قرآن مجید نے رسالت مآبؐ کے لئے ''اولیٰ'' کو اولیٰ بالتصرف ہی کے معنوں میں استعمال کیا ہے۔ جیسا کہ ارشاد ہے: **النبی اولیٰ بالمومنین من انفسھم۔** (مومنین کے نفسوں کے معاملہ میں نبی کو زیادہ حق حاصل ہے) اور اگر ہم دل رکھنے کو مولانا کے بیان کردہ معنی صحیح تسلیم کرلیں تو کیا اس انداز اعلان سے یہ پتہ نہیں چلتا کہ صرف چند لوگوں کے دلوں میں کدورت وملال دور کرنے کی بات نہ تھی بلکہ اندر اندر علیؑ کے خلاف مخالفت کی بڑی زبردست لہر چل رہی تھی جس سے

رسولؐ کی وفات کے بعد (جس میں صرف تقریباً ۸۰ دن باقی تھے) کوئی زبردست نقصان پہنچ سکتا تھا۔ رسالت مآبؐ نے اس سازش کا توڑ کرنے یا کم از کم اتمام حجت کے لئے اتنے بڑے مجمع کو اتنے سخت موسم میں روک کر یہ بات بتا دینا چاہی کہ علی کی دوستی میری دوستی اور علی کی دشمنی میری دشمنی ہے۔ تاکہ زبان سے محمدؐ رسول اللہ کہنے والے اب تو عداوتِ علی سے باز آجائیں اور ''اللّٰھم وَالِ مَنْ والاہ وعَادِ منْ عَاداہ۔'' (اے اللہ تو اس کو دوست رکھ جو علیؑ کو دوست رکھے، اس کو دشمن رکھ جو علیؑ کو دشمن رکھے) کی دعا کے ذریعہ یہ اعلان بھی کر دیا کہ مسلمانو! یہ محبوب رب العالمین کی دعا ہے کہ جو بارگاہ ربوبیت سے رد نہیں ہو سکتی۔ اب سمجھ لو کہ جس نے علیؑ سے دشمنی کی اس نے اللہ تعالیٰ سے دشمنی کی اور جس نے علیؑ سے محبت نباہ دی وہ اللہ کی محبت کا بھی حق دار ہو گیا۔ کاش نعمانی صاحب اسی حد تک آجائیں جو خود ان کے بیان کردہ معنوں کا نتیجہ ہے تو پھر ان میں اور شیعوں میں بہت کم فاصلہ رہ جائے گا۔ ۞۞۞

بقیہ مباہلہ ------------------

سرور کائنات گود میں اپنے چھوٹے نواسہ حضرت امام حسینؑ کو لئے ہوئے ہیں دوسرے نواسہ حضرت امام حسنؑ کی انگلی پکڑے ہوئے ہیں۔ بنت رسولؐ حضرت فاطمہ زہراؑ آپ کے پیچھے ہیں اور ان کے پیچھے شیر خدا امیر المومنین حضرت علیؑ ہیں۔ اس شان سے حضور باہر تشریف لائے ہیں اور اپنے اہلبیتؑ اطہار سے فرما رہے ہیں کہ جب میں جھوٹوں پر بددعا کروں تو تم سب مل کر آمین کہنا۔ یہ نورانی منظر دیکھ کران کے سب سے بڑے مذہبی رہنما نے اہل وفد سے کہا کہ میں اس وقت ایسے چہرے دیکھ رہا ہوں جو اگر دعا کر دیں تو پہاڑ بھی اپنی جگہ ٹھہر نہ سکیں اور سرک جائیں تم کیا چیز ہو، ان سے مباہلہ کر کے ہلاکت میں مبتلا نہ ہو ورنہ روئے زمین پر ایک نصرانی بھی باقی نہ رہے گا۔ آخر ان لوگوں نے مقابلہ کا ارادہ چھوڑ کر سالانہ جزیہ دینا قبول کر لیا اور یمن واپس چلے گئے اس پر حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ اگر وہ مجھ سے مباہلہ کرتے اور میں بددعا کر دیتا تو مدینہ کا پورا وادی آگ بن کران پر برس پڑتا اور ایک ہی سال کے اندر کل نصاریٰ کرۂ زمین سے ختم ہو جاتے اور نجران کا بھی نام ونشان باقی نہ رہتا۔ ۞۞۞

۞ بروں کی تعریف کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔ (امیر المومنینؑ)

۞ جاننے کے لئے سوال کرو فتنہ برپا کرنے کے لئے نہیں۔ (امیر المومنینؑ)

۞ کاہلی سے بچو کیونکہ کاہل اپنے حقوق ادا نہیں کر سکتا۔ (امام محمد باقرؑ)